اجڑ جائے گی زینبؑ

اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ
بھائی سے دمِ صبح بچھڑ جائے گی زینبؑ

سونے دو سکینہؑ کو کہ پھر سو نہ سکے گی
رونا بھی جو چاہے گی تو پھر رو نہ سکے گی
اصغر سے ملاقات تو پھر ہو نہ سکے گی
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ
گھبرائے ہوئے لال ہیں سہمی ہوئی مائیں
جی بھر کے میں دے لوں علی اکبرؑ کو دعائیں
لینا ہے ابھی عونؑ و محمدؑ کی بلائیں
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ
اے رات بکھر جا کہ ترا بس ہے جہاں تک
مٹ جائیں گے کل آلِ پیمبرؑ کے نشاں تک
باقی ہے یہ منظر علی اکبرؑ کی اذاں تک
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

ہر چند کہ بچوں کی ابھی پیاس ہے باقی
کچھ آنکھ میں حسرت ہے تو کچھ آس ہے باقی
لیکن مرا بھائی مرا عباسؑ ہے باقی
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

باقی ہے ابھی آلِ محمدؐ کا سفینہ
بیٹے کے سلانے کو ہے شبیرؑ کا سینہ
جھولا علی اصغرؑ کا جھلاتی ہے سکینہؑ
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

کل کون سنے گا یہ مری آہ و بکا بھی
ہوگا تہہ خنجر مرے بھائی گلا بھی
خیمہ تو کجا سر پہ نہ ہوگی یہ ردا بھی
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ

اے رات گھڑی بھر کو تو رہنے دے سکوں میں
گھر جائیں گے ناصر مرے اعدا کی صفوں میں
یہ چاند سے چہرے تو نہا جائیں گے خوں میں
اے رات نہ ڈھلنا کہ اجڑ جائے گی زینبؑ